661

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،22۔جون2010

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

1۔ مسودہ قانون مالیات پنجاب2010(مسودہ قانون نمبر15بابت2010)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون مالیات پنجاب2010،جیسا کہ اسے ایوان میں پیش کیا گیا،کوفی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون مالیات پنجاب2010منظور کیا جائے۔

2۔ سال2010-11کے لئے منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ ایوان میں رکھا جانا

ایک وزیر سال2010-11کے لئے منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ آرڈیننس انڈسٹریل ریلیشنز پنجاب2010(آرڈیننس نمبر2بابت2010)

ایک وزیر آرڈیننس انڈسٹریل ریلیشنز پنجاب2010ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ مسودہ قانون انسٹیٹیوٹ آف سدرن پنجاب ملتان2010(مسودہ قانون نمبر16بابت2010)

ایک وزیر مسودہ قانون انسٹیٹیوٹ آف سدرن پنجاب2010ایوان میں پیش کریں گے۔

5۔ مسودہ قانون لاہور لیڈز یونیورسٹی2010(مسودہ قانون نمبر17بابت2010)

ایک وزیر مسودہ قانون لاہور لیڈز یونیورسٹی2010ایوان میں پیش کریں گے۔

6۔ مسودہ قانون گلوبل انسٹیٹیوٹ لاہور2010(مسودہ قانون نمبر18بابت2010)

ایک وزیر مسودہ قانون گلوبل انسٹیٹیوٹ لاہور 2010 ایوان میں پیش کریں گے۔

663

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا اٹھارھواں اجلاس

منگل،22۔جون2010

(یوم الثلاثہ،9۔رجب المرجب1431ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں دوپہر12بج کر43منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ o

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ
إِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٣﴾
وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ
فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ﴿٣٤﴾
وَمَا يُلَقّٰهَآ إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا ۚ وَمَا يُلَقّٰهَآ إِلَّا ذُو حَظٍّ
عَظِيمٍ ﴿٣٥﴾

سُوْرَۃُ حٰمٓ السجدۃ آیات 33 تا35

اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی تو سخت کلامی کا ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو۔ ایسا کرنے سے تم دیکھو گے کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے اور یہ بات انہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں اور انہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں۔

وماعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و اعلیٰ ہمارا نبی
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی
خلق سے اولیاء، اولیاء سے رُسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
بُجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کے آیا ہمارا نبی
کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی
غمزدوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم آج کے ایجنڈے کے مطابق تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف کی قیادت میں معزز ممبران حزب اختلاف
واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین اور ویلکم ویلکم کی آوازیں)

ویلکم ویلکم۔ چودھری صاحب! مہربانی کہ آپ تشریف لائے۔ جی، اپوزیشن اراکین کے لئے ایوان میں مخصوص نشستوں کا خیال کرتے ہوئے ان کی آمد پر سیٹیں خالی کر دی جائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کے ایوان میں تشریف لانے پر ان کی نشستوں
پر بیٹھے ہوئے یونیفکیشن گروپ کے معزز ممبران نے نشستیں خالی کر دیں)

میں اپنے تمام بہنوں اور بھائیوں کو خوش آمدید کہتا ہوں جو کل سے ہم سے جدا ہو کر کہیں بیٹھے ہوئے تھے اور ان کی مہربانی ہے کہ یہ تشریف لے آئے ہیں اور ایوان کی جانب سے بھی تمام دوست آپ کو ویلکم کرتے ہیں۔ مجھے آپ کی کل بہت کمی محسوس ہوئی لیکن آپ کچھ جذبات کی رو میں بھی آ گئے اور میرا خیال ہے کہ کچھ ناراضگی کا موڈ بھی بہت زیادہ تھا۔ میں نے اور وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی آپ کی طرف بار بار وفود بھیجے لیکن آپ نے کل ہماری ایک نہ سنی۔ چلیں شکر ہے کہ آج آپ تشریف لے آئے ہیں تو ہم آپ کے بہت شکر گزار ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پوائنٹ آف آرڈر

حکومت کی جانب سے حزب اختلاف کو ایوان میں واپس آنے پر خوش آمدید اور مستقبل میں حزب اختلاف کو اپنا کردار آزادانہ طور پر ادا کرنے کی یقین دہانی

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثنا اللہ خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں بھی اپنی جانب سے، قائد ایوان کی جانب سے اور اس معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے حکومتی اراکین کی جانب سے اپوزیشن کو ایوان

میں واپس آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں انہیں اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اپوزیشن اس معزز ایوان کا ایک ایسا حصہ ہے کہ جس کے بغیر یہ House نامکمل ہے۔ بجٹ پر چار دن اپوزیشن نے بحث کی جو یقیناً حکومت کے لئے رہنمائی کا باعث بنی اور بنے گی۔ کل کا واقعہ جس بنیاد پر ہوا تو میں اس سلسلے میں بات کرنا چاہوں گا کہ دنیا کی پارلیمنٹس میں، آپ نے جاپان کی پارلیمنٹ کے واقعات بھی دیکھے ہوں گے اور دیگر ممالک کے بھی دیکھے ہوں گے کہ جب لوگ اپنے ملک یا اپنے صوبہ کے عوام کے مفاد کے لئے کسی چیز کو درست سمجھتے ہیں اور اس پر اپنا موقف بیان کرتے ہوئے کوئی جذباتی پوزیشن پیدا ہوتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ بعض اوقات اس میں تجاوز ہو جاتا ہے لیکن اس تجاوز کو میں سمجھتا ہوں کہ کسی طور پر بھی ہمارے اس کردار جو حکومت یا اپوزیشن اپنے mandate کی بنیاد پر ادا کرنے کی پابند ہے تو اس کردار کی راہ میں حائل نہیں ہونا چاہئے۔ میں اپنے اپوزیشن کے بھائیوں اور بہنوں کو اس بات کی یقین دہانی کرواتا ہوں کہ ہم انشاءاللہ تعالیٰ اس بات کا پورا اہتمام کریں گے کہ انہیں اپنا کردار ادا کرنے کے لئے بہترین ماحول اور آسانی پیدا ہو۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: یہاں جب اپوزیشن کی طرف سے اور حکومت کی طرف سے بھی دوستوں نے بجٹ پر بحث کے دوران اپنی اپنی آراء دیں تو وزیر خزانہ صاحب نے ان تمام کی وہ باتیں نوٹ کیں اور ان کے مطابق categorically اپوزیشن کی طرف سے بحث میں حصہ لینے والوں کی ایک ایک تجاویز کا جواب دیا لیکن اگر آپ کل ایوان میں ہوتے تو یقیناً آپ خود بھی انہیں شاباش دیتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ کے ارشاد سے پہلے جناب وزیر قانون نے بات کی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس ضمن میں بلاوجہ یہ واقعہ نہیں ہوا۔ کل کی ہماری غیر حاضری یا بائیکاٹ اس لئے تھا کہ آپ نے پرسوں کے واقعہ کے بعد بنائی گئی کمیٹی میں ایک لمبی گفتگو اور میراتھن discussion کے بعد جب ہم کسی نتیجے پر نہ پہنچ سکے تو اس کے علاوہ اپوزیشن کے پاس اور کوئی حل نہیں رہتا۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں جیسے وزیر قانون صاحب نے کہا کہ تمام دنیا کی

اسمبلیوں میں ایسے واقعات ہو جاتے ہیں۔ واقعات ہوتے ہیں لیکن ان اسمبلیوں میں بھی انہیں احسن قدم نہیں گردانا جاتا۔ ہم ایسی طرف جانے کے لئے رواں دواں ہیں جس میں ہم claim کرتے ہیں کہ ہم ہر صورتحال میں ایک role model ہوں گے۔ ہمیں چاروں طرف سے دیکھا جاتا ہے، کیمرے کی آنکھ بھی ہم پر ہوتی ہے اور قلم کی نوک بھی ہمیں دیکھ رہی ہوتی ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک مقدس ایوان ہے جس سے ہمیں بہت سے تحفظات حاصل ہیں جو کہ آپ کی وجہ سے ہیں اور بعض اوقات کچھ لوگ اسی بات اس ایوان میں کہہ دیتے ہیں جو صرف ایوان میں کہہ سکتے ہیں وہ بات ایوان سے باہر کسی کو نہیں کہہ سکتے اور اسی ایوان کو ہی یہ تحفظ ہے اور اسی ایوان کی ہی ایک قوت ہے اور آپ کی personality ہے اور آپ کے فیصلہ کرنے کے حوالے سے ایک منصف کی حیثیت سے آپ کی طرف دیکھتے ہوئے لوگ خاموش ہو جاتے ہیں۔ میں اپنے سمیت سب کو استدعا کروں گا کہ ہم یہ سوچ رکھیں کہ اگر کسی کے ابا، کسی کے باپ، دادا کو غدار کہتے ہیں تو اسے ایوان کا تحفظ مل جاتا ہے تو اسے یہ سوچنا چاہئے کہ آیا وہ کسی گلی کی نکڑ پر کھڑے ہو کر کسی بلوچ کو یہ کہہ سکتا ہے کہ تم غدار ہو تو پھر اسے پتا چلے۔ یہ اسی ایوان کا تحفظ ہے کہ لوگ کہہ جاتے ہیں اور اس وجہ سے درگزر ہو جاتا ہے کہ فیصلہ ہم آپ پر چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ کا یہ تحفظ ہے اور آپ کا تحفظ سب چاہتے ہیں۔ آپ کی شخصیت میں شفقت اور آپ کی شخصیت میں جو ایک منصف پڑا ہوا ہے۔ اس کی طرف سب دیکھتے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پرسوں جو واقعہ ہوا اس میں ہمارے اس ایوان کے ایک معزز رکن جو ہماری ہی پارٹی کے ٹکٹ پر elect ہوئے ہیں یہ ان کی صوابدید ہے، فیصلہ عوام نے کرنا ہوتا ہے۔ پہلے عوام نے ان کے پچھلے کردار کو دیکھتے ہوئے ان کے حق میں فیصلہ کیا تھا اور اب پھر عوام نے ان کو دیکھتے ہوئے فیصلہ کرنا ہے۔ عوام نے صرف ان کی کارکردگی ہی نہیں دیکھنی کہ انہوں نے ڈسپنسری میں کتنی دوائیاں رکھوائیں بلکہ عوام نے مجھے بھی اور انہیں بھی دیکھنا ہے کہ انہوں نے اندر House میں بیٹھ کر نمائندے کی حیثیت سے کیا کہا؟ میں اگر یہاں below average بات کرتا ہوں تو میں شرمسار ہوتا ہوں اور میرے علاقے کے لوگوں کو لوگ کہہ سکتے ہیں کہ "اے نمائندہ بھیجیا اے تسیں" اس لئے ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی اور چارہ نہیں تھا کہ ہماری خاتون کو ایسے الفاظ کہے جائیں۔ جس کو کمیٹی میں جناب لاء منسٹر نے بھی مانا اور دوسرے منسٹرز نے بھی کہا تھا کہ ہاں وہ الفاظ ایسے تھے جو نہیں کہے جانے چاہئیں تھے، وہ باعث شرم ہیں۔ ہم باہر

بیٹھے تھے، ہمارے پاس دوبارہ ایک وفد آیا، ہماری ان سے بات ہوئی۔ ان میں ندیم کامران صاحب یہاں تشریف فرما ہیں ہم نے اپنی معروضات پیش کر دیں۔ میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا کیونکہ آج ہم آپ کے حکم پر اور لاء منسٹر کی موجودگی میں ہم کمیٹی میں بیٹھے تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ آپ فیصلہ مجھ پر چھوڑیں اور اندر آجائیں۔ میں نے اور میرے ساتھی محسن لغاری صاحب نے، آپ کے کہنے کے بعد کسی طرف نہیں دیکھا میں نے صرف اپنے ساتھی محسن لغاری کی طرف دیکھا۔ انہوں نے کہا اور جو ہمیشہ ان کی شخصیت ہوتی ہے۔ ان کو کچھ بھی کہہ دیا جائے یہاں پر خود انہوں نے digest کیا ہے میں پھر سے دہراتا ہوں کہ ان کو House میں وہ بات کہہ دی گئی کہ ان کے گلی محلے میں جاکر ان کو کوئی نہیں کہہ سکتا۔ یہ مقدس ایوان ہے، یہاں پر آزادی ہے کہ کسی کو کچھ بھی کہہ دیا جاتا ہے لیکن ہماری عزتیں محفوظ رہیں یہ تو آپ کا فرض ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں اس بات کو پھر کہتا ہوں، میں چیلنج کا لفظ استعمال نہیں کرتا، ہمیں جو نازیبا باتیں کہی جاتی ہیں وہ باتیں کوئی ایوان کی بجائے باہر تو کہہ کر دیکھے۔ وہ باتیں اس ایوان میں کہہ دی گئیں اور ہم کہتے ہیں کہ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ روزی اور عزت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی عطاء کردہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں عزت دے کر یہاں بھیجا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو ہم فی سبیل اللہ فساد کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہتے۔ آج ہم یہاں آگئے ہیں، آپ سے استدعا کرتے ہیں اور لاء منسٹر صاحب سے بھی کہتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ یہاں اس House کے لئے اچھی روایات قائم کی جائیں۔ اچھی روایات کی شروعات treasury benches کی طرف سے ہوتی ہیں کیونکہ آپ حاکم ہیں، حکمران ہیں۔ جب آپ اپنا ساتھی choose کرتے ہیں تو اپنا mind بھی اسے دیں، اپنی زبان بھی اسے دیں اور اپنا سب کچھ دیں۔ اگر وہ جو کچھ مرضی کہتا ہے، میرے ساتھی کو کچھ کہتا ہے تو یہ پتا چلتا ہے کہ وہ میری زبان بول رہا ہے، میں نے اسے اپنا mind دیا ہوا ہے۔ میں اسی لئے کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے آپ کی کمیٹی کا کہنا مانا اور آپ کے حکم کو سر آنکھوں پر رکھا۔ ہم آپ کے اندر کے منصف پر چھوڑتے ہیں کہ آپ جو بھی فیصلہ کریں۔ ہم یہاں سے بلاوجہ نہیں گئے، ہم یہاں کام کے لئے آئے ہوئے ہیں لیکن ایسی جگہ پر کوئی کہاں بیٹھ سکتا ہے جہاں اس کی عزت ہی محفوظ نہ ہو۔ اسے ہم جناب پر چھوڑتے ہیں اور یہاں پر ہم آگئے۔ بہت بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب علی حیدر نور خان نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب علی حیدر نور خان نیازی!

جناب علی حیدر نور خان نیازی: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں بھی جس طرح Leader of the Opposition کہہ رہے تھے میں اس دن موجود تو نہیں تھا لیکن میں نے TV پر یہ سب کچھ دیکھا کہ ہماری ایک محترم رکن ثمینہ خاور حیات صاحبہ کے بارے میں اس ایوان میں جس قسم کی زبان استعمال کی گئی میں اس کی بھرپور مذمت کرتا ہوں۔ کسی سے لاکھ نظریاتی اختلاف سہی، میرا بھی ان سے نظریاتی اختلاف ہے، میں حکومت کے ساتھ ہوں لیکن کسی بھی خاتون کے لئے اس طرح کی زبان اس مقدس ایوان میں استعمال کرنا نہایت قابل مذمت ہے۔ ہم اس کی مذمت کرتے ہیں اور آپ سے یہ expect کرتے ہیں کہ آپ اس کا notice لیں گے۔ یہ ایوان ہے یہ کوئی بازار نہیں ہے جہاں بیٹھ کر آپ اس طرح کی بازاری زبان استعمال کریں۔ میں آپ سے توقع کرتا ہوں کہ آپ اس کا action لیں گے اور اس کے خلاف کارروائی کریں گے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

راجہ شوکت عزیز بھٹی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بھٹی صاحب!

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ جو بھی ہوا اچھا نہیں ہوا۔ اس معزز ایوان کے ہر رکن کو ایک دوسرے کے ساتھ عزت اور احترام کے ساتھ پیش آنا چاہئے۔ ہماری colleague بہن کے ساتھ جو ہوا لیکن میں معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ ابتداء انہوں نے کی تھی اور جذبات میں شیخ صاحب نے شاید کوئی الفاظ حد سے آگے ادا کر دیئے اس لئے ہم دونوں کے لئے مذمت کرتے ہیں، یہ سلسلہ نہیں ہونا چاہئے۔ ذاتی طور پر نظریاتی، سیاسی اختلاف سب کا حق بنتا ہے لیکن جب آپ کسی پر ذاتی attack کریں گے تو پھر اس بات کے لئے تیار رہیں کہ وہ بھی شاید آپ کی ذات کے بارے میں attack کرے گا۔ اس بات کی بھی احتیاط کرنی چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، کرنل شجاع صاحب!

کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ: جناب سپیکر! یہ جو ہمارا House ہے اس میں ہم تقریباً سارے برابر ہیں۔ یہاں پر کوئی بھی کسی پر فوقیت نہیں رکھتا ہے لیکن پرسوں کا جو واقعہ ہوا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا افسوسناک واقعہ تھا اس کو ہونا نہیں چاہئے تھا۔ دیکھیں، ہماری حکومت ہے، ہماری majority ہے اور ہم نے Opposition کو اپنے ساتھ carry کرنا ہے۔ اگر شیخ صاحب کوئی جذبات میں آگئے تو میری یہ suggestion ہے کہ اس واقعہ کو ختم کیا جائے اور شیخ صاحب آکر معذرت کرلیں، بات ختم ہو جائے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ شیخ صاحب کا بڑا پن ہوگا اگر وہ معذرت کرلیں اس لئے میں دونوں sides سے request کروں گا کہ یہاں سے بھی معذرت ہو جائے، ہماری ثمینہ بہن بھی معذرت کرلے، شیخ صاحب بھی معذرت کرلیں، تو ایک بات ختم ہو جائے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سید ناظم حسین شاہ!

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر!۔۔۔(شوروغل)

MR. SPEAKER: Order please, order please, order please, order please. Listen carefully.

جی، شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! میں کل یہاں پر حاضر نہیں تھا۔ مجھے یہ اختیار ہے اور نہ ہی میں یہ چاہوں گا کہ آپ کے فیصلے کو میں کہوں کہ یہ غلط ہے۔ مگر میرے پاس یہ کہنے کا اختیار ضرور ہے کہ بڑا پن یہی ہوتا ہے، بڑا آدمی وہی ہوتا ہے جو چھوٹوں کی ناجوازیاں برداشت کرے اور ان کو کچھ نہ کچھ دے کیونکہ دنیا میں اگر کسی کی قدر ہے تو دینے سے ہی ہے۔ جو کچھ ہے وہ on the giving side ہے، taking side والے پر کبھی دنیا اتنی خوش نہیں ہوتی اس لئے آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز بخشا ہے، آپ یہاں پر بیٹھے ہیں۔ یہاں پر اختلاف رائے ہوتا ہے اور اگر کسی سے اختلاف رائے ہوتا ہے تو مقصد اس کی تذلیل نہیں ہوتا، اپنی کم علمی کی وجہ سے یا لالچ کی وجہ سے ہو سکتا ہے کہ میری سوچ اس حساب سے نہ ہو جس

طرح سے آپ کی ہے مگر مجھے یہ تو حق حاصل ہے کہ میں اپنا مافی الضمیر بیان کر سکوں۔ آپ نے کل ساجدہ میر اور فوزیہ بہرام کے لئے جو فیصلہ دیا ہے کہ ان کو پندرہ پندرہ دن کے لئے، جو میں نے سنا ہے If I am wrong I stand to be corrected دیکھیں، میرا جھگڑا باہر ہو سکتا ہے، کسی ممبر سے کوئی جھگڑا ہو جاتا ہے، کوئی ممبر 302 میں involve ہو جاتا ہے، 307 میں involve ہو جاتا ہے۔ مگر جب اس کی bail ہوتی ہے He is permitted to enter into the House ان کا پارلیمانی میٹنگ میں جھگڑا ہوا، گو یہ غلط ہوا اور میں کسی حساب سے بھی اس کو endorse نہیں کرتا۔ مگر گزارش یہ ہے کہ یہ House میں نہیں ہوا۔ آپ House کے precedents دیکھیں، انڈیا میں دیکھیں، انگلینڈ میں دیکھیں وہاں ممبر آپس میں گتھم گتھا ہوتے ہیں۔ پچھلے سال بھی میں انڈیا کا اجلاس دیکھ رہا تھا ممبر on the floor of the House گتھم گتھا ہو رہے تھے اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ ان کو House میں آنے کے لئے permit کیا جائے اور ایسی precedents قائم نہ کی جائیں جن سے ہمیں تکلیف ہو اور آپ پر بھی حرف آئے کیونکہ جو واقعات باہر ہوتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! میں اس بارے میں آپ سے علیحدہ بات کروں گا۔ بہت مہربانی۔ شیخ علاؤالدین صاحب! آپ نے تمام بات سن لی ہے ؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے بات سن لی ہے اور میں آپ کی اجازت چاہتا ہوں کہ میں بھی کچھ عرض کر دوں؟

جناب سپیکر: جی، دائرے کا ذرا خیال کیجئے، اس سے اب باہر نہیں نکلنا۔ مہربانی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ میں نے سب باتیں سن لی ہیں اور جس دن یہ واقعہ ہوا اس دن بھی میں نے اسی floor پر گزارش کی تھی کہ اس اسمبلی کے tenure کا نہیں بلکہ پچھلی اسمبلی کے tenure کے تمام سیشن میں بھی بتایا جائے کہ میں نے کبھی کسی خاتون کے بارے میں کوئی بات اپنی طرف سے شروع کی ہے؟ کل میری بہن صغیرہ اسلام نے میرے بارے میں بات کی ہے ان سے میں یہ پہلے پوچھتا ہوں باقی بات بعد میں بتاؤں گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ ادھر کی بات نہ کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ بات کیوں نہ کروں؟ پہلے آپ میری بات سنیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے شیم شیم کے نعرے)

MR.SPEAKER: Order please, Order please.

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جب پچھلی اسمبلی میں ان کے بارے میں کوئی بات ہوتی تھی تو خدا کی قسم میں ان کو روکتا تھا۔ یہ اس گیٹ سے باہر جانے سے پہلے کورم point out کر کے جاتی تھیں اور یہ دروازہ کھول کر دیکھتی تھیں اور لوگ پھر نعرے لگاتے تھے۔ میں نے ایک لفظ اپنی بہن کے بارے میں نہیں بولا بلکہ میں نے کسی کے بارے میں نہیں بولا، میرے پورے سیشن نکال لئے جائیں لیکن جب میں اپاہج بچوں کی بات کروں، میں 17 فیصد عورتوں کی سروس کی بات کروں اور میں بلوچستان میں پنجابیوں کے قتل کی بات کروں تو محترمہ ثمینہ خاور حیات جن کے خاندان کی بھی میں عزت کرتا ہوں ان کو یہ احساس ہی نہیں ہے کہ میرا ان کے ساتھ کیا تعلق ہے، ہمیشہ کھڑی ہوتی ہیں اور بُرا بھلا کہتی ہیں۔ چودھری ظہیر الدین صاحب جن کا میں مداح بھی ہوں اور بھی تعلق ہے میں نے اپنی آنکھوں سے چودھری ظہیر الدین کو دیکھا ہے کہ انہوں نے ہمیشہ ان لوگوں کو کہا ہے ''اٹھو اٹھو'' یہ کیا ہے؟ پھر مجھے یہ کہتے ہیں کہ میں بازاری زبان بولتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے شیم شیم اور لوٹا لوٹا کے نعرے)

جناب سپیکر! ہر آدمی اپنے نمبر بنانے کے لئے مجھے بُرا کہتا ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ میں نے آپ کے حکم کے مطابق جیسے آپ نے حکم دیا کیا میرا آپ سے رشتہ صرف ایم پی اے اور سپیکر کا ہے؟ میرا آپ سے رشتہ قبر تک کا ہے، یہ سب کچھ بھاڑ میں جائے اور جب آپ مجھے حکم دیتے ہیں تو میرے لئے وہ آخری بات ہے۔ آپ نے مجھے حکم دیا کہ علاؤالدین اس کو ایسے کر دو، میں اسی دن آ کر جو بہترین الفاظ استعمال ہو سکتے تھے میں نے کہے۔ میرے بارے میں وہ الفاظ بولے گئے جو میں نے بولے ہی نہیں تھے۔ آپ جو فیصلہ کریں بے شک آپ مجھے نکال دیں میں مان لوں گا لیکن آج آپ اس بات کا فیصلہ کریں کہ کیا میں نے کسی سیشن میں کبھی کوئی بات اپنی طرف سے شروع کی ہے؟ خدا کی قسم میں تو ادھر دیکھتا بھی نہیں ہوں اس لئے نہیں دیکھتا۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ لوگ کیا کرتے ہیں، آپ ان کی بات ذرا غور سے سنیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اب مسئلہ یہ ہے کہ اگر آپ نے مجھے حکم دیا کہ اس کو ایسے مت کرو اور میں نے اس دن اپنی طرف سے اچھے الفاظ بولے اور آج میں پھر یہ بات کہتا ہوں کہ مجھے اس House کی عزت بہت عزیز ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ ہم یہاں پر تماشا بنیں لیکن ایک میری آپ سے درخواست ہے کہ جتنے سیشن بھی ہوئے ہیں اور پچھلے tenure کے بھی ہیں میری پوری تقریروں میں کوئی ایک آدمی بھی کوئی ایسا لفظ دکھا دے تو میں خود resign کروں گا کہ میں نے کسی کو کوئی غلط کہا ہے یا کسی کو تنگ کیا ہے یا کسی کے بارے میں کوئی غلط لفظ بولا ہے تو .I will resign myself اور اب دوسری بات جو آپ نے حکم دیا ہے کیونکہ میں نے پورے House کی عزت دیکھنی ہے، میری کسی بات سے ثمینہ خاور حیات یا صغیرہ بہن یا کسی اور کو تکلیف ہوئی ہے یا دل آزاری ہوئی ہے تو میں وہ الفاظ واپس لیتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں صرف ایک بات کہوں گا کہ یہ معاملہ اس وقت چلتا ہے جب میں کوئی بات floor پر لانا چاہتا ہوں۔ خدا کی قسم میں نے اپنی student life میں اتنا نہیں پڑھا اور خدا جانتا ہے کہ آپ کو پتا ہے کہ میں اچھا student نہیں تھا اور آپ مجھ سے اچھے student تھے جو کچھ میرے ساتھ ہوا ہے یہ ایک لمبی بات ہے لیکن جب سے میں سیاستدان بنا ہوں پتا نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو کیا منظور ہے۔ یقین کریں کہ خدا کی قسم فجر کے بعد وہ کتابیں دیکھنا شروع کرتا ہوں جو کبھی تصور بھی نہیں کی تھیں۔ شاید میں نہ پڑھتا لیکن ہر نماز میں خدا کی قسم اپنے ملک اور اپنے حلقے کے لوگوں کے لئے دعا کرتا ہوں کہ میرے ہاتھوں سے کوئی بھلا ہو جائے لیکن اگر مجھے اسی طرح کیا جائے گا تو میں کیا کروں گا؟ میں آپ سے صرف یہ چاہتا ہوں کہ آپ اپنی ruling بھی دیں۔ میں نے اپنے الفاظ کی معذرت کر لی صرف اس floor اور اسمبلی کے لئے کہ اللہ تعالیٰ اسمبلی کو عزت دے اور ہمارے لوگوں اور پاکستان کو عزت دے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں نے آج تک چائے کا ایک کپ سرکاری خزانے سے نہیں پیا اور ایک سر درد تک کی گولی نہیں کھائی۔ کوئی بندہ مجھ پر ثابت کر کے دکھائے کہ میں سرکار سے یا کسی اور سے کچھ لیتا ہوں؟ مجھے کسی سے کوئی لالچ نہیں ہے اور مجھے صرف یہ لالچ ہے کہ یہ میری جتنی عمر رہ گئی ہے اس کے اندر میں لوگوں کا کچھ بھلا کر جاؤں۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

رائے محمد اسلم خان: جناب سپیکر! جب شیخ صاحب اس اسمبلی کے floor پر قسم کھا کر کہتے ہیں اور حلفاً کہتے ہیں کہ میں ان کی طرف دیکھتا تک نہیں تو پھر کون سی بات رہ جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، میرے خیال میں اس پر کافی بات ہو چکی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کیا کرتے ہیں؟ آپ دونوں تشریف رکھیں، میں floor ادھر دے رہا ہوں۔ جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں بھی اس کمیٹی کا ممبر تھا جس کا اجلاس آپ کے چیمبر میں ہوا تھا۔ شیخ صاحب کی اس معذرت کے بعد ہم اس اسمبلی کی کارروائی کے اندر ضرور حصہ لیں گے کیونکہ ہم اس اسمبلی میں اس لئے آتے ہیں کہ ہم کارروائی میں حصہ لیں اور جہاں حکومت کی کمیاں یا کوتاہیاں نظر آئیں ہم ان کی نشاندہی کریں، کل کی ہماری جو cut motions تھیں وہ بہت اہم تھیں کل ہم آپ کی حکومت کے جو اخراجات ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے تو آپ جو مرضی کہتے جائیں، مجھے آپ کی بات کا غصہ نہیں آتا۔ جی!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ حکومت کا حصہ نہیں ہیں، میری مراد تھی کہ میں آپ کے توسط سے حکومت کو کہہ رہا ہوں۔ کل ہم نے ان کی جو decumbency تھیں ان کی بات کرنی تھی جو ہم نے دیکھا کہ جتنی figures کی demand کی گئی ہیں وہ ٹوٹل بجٹ کی amount سے زیادہ تھیں۔ اگر اس وقت وزیر خزانہ کی تقریر کے اندر ہماری request کو incorporate کیا گیا تو ہم نے ان کا شکریہ ادا کرنا تھا کہ انہوں نے بڑی اچھی روایت شروع کی ہے۔ اگر اپوزیشن کی طرف سے کوئی اچھی تجویز آئے جو اس صوبہ کی بہتری کے لئے ہو تو اس کو بھی incorporate کر لیا جائے تو ہم نے اس پر ان کا شکریہ ادا کرنا تھا لیکن بات یہ تھی کہ کل اور پرسوں کو جو ایک incident ہوا تھا اس کے اندر کچھ چیزیں طے ہوئی تھیں اور کل آپ کے چیمبر میں ہی طے ہوئی تھیں۔ اس میں راجہ ریاض صاحب اور

لاء منسٹر صاحب کا خیال تھا کہ شیخ صاحب نے تھوڑا سا حد سے تجاوز ضرور کیا ہے اور پھر جو وزراء کرام والی کمیٹی ہمارے پاس بھیجی تھی اس نے بھی یہ بات کی تھی لیکن اس floor پر جو باتیں ہوئیں تو اس کو ایسے show کیا گیا کہ اپوزیشن والوں کا قصور ہے اس لئے اپوزیشن والے نہیں آئے۔ جیسے کہتے ہیں کبھی دکھا کے " سجی ماری سانوں"

جناب سپیکر: یہ آپ مجھے کہہ رہے ہیں اور مجھے دوش دے رہے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! House کمیٹی میں جو کچھ ہوا اور جو کمیٹی کے لوگوں نے باتیں کیں، ہم تو کل بھی آنے کے لئے تیار تھے اگر یہی بات کل ہو جاتی اور یہ apology کل ہو جاتی۔ ہم تو چاہتے تھے کہ کوئی symbolic چیز ہو جائے، ایک چیز ہوئی ہے اور اس کے بعد یہ بھی طے ہوا تھا اور میرے خیال میں دوبارہ code file ہو جائے اور اس میں ممبران کا code of conduct بنالیں کہ کوئی کسی کے ذاتی معاملات کے اوپر attack نہیں کرے گا اور باقی لیڈران کے بارے میں یہ بات طے ہوئی تھی تو پچھلے چھ مہینے سے آپ دیکھیں کہ پارٹی لیڈران پر کوئی ذاتی attack نہیں ہوا۔ ہاں کسی پالیسی یا عہدے کے اندر عمل پر ہوا ہو گا لیکن کسی کی ذات کے اوپر اس House میں attack نہیں ہو رہا تو اب ہم ایک code بنالیں کہ کسی کی ذات پر attack نہیں ہو گا۔ جب ہم بائیکاٹ کر کے بیٹھے ہوئے تھے تو میں لائبریری میں پرانی 1950 اور 1930 کی proceedings دیکھ رہا تھا۔ وہاں پر ایک ممبر دوسرے ممبر کو Hon, able member کہہ کر address کرتا تھا، وہاں پر آواز اونچی نہیں اٹھتی تھی۔ اب ہم جس طریقے سے House چلا رہے ہیں اگر اسے ہمارے پرانے بزرگ دیکھیں تو وہ شرمندہ ہوں گے۔ میرے خاندان کے افراد اس House کے تقریباً سو سال سے ممبر بنتے آرہے ہیں اور میری یہ term میرے خاندان کی طرف سے اس House کے اندر اکتیسویں ہے۔ ایک میرا کزن یوسف لغاری آج نہیں آیا، وہ چوتھی پشت ہے اور اس کا پردادا، دادا اور باپ ان کی چوتھی پشت یہاں پر چل رہی ہے۔ یہ House کے اندر جو ماحول خراب ہونا شروع ہوا ہے اس کی ذمہ داری آپ پر آتی ہے کیونکہ آپ نے اس House کے ماحول کو دیکھنا ہے۔ انسان خطا کا پتلا ہے، جس آدمی سے بھی کوئی غلطی ہو اس کی معذرت کر لینا اس کا بڑا پن ہے۔ شیخ صاحب نے اپنے الفاظ پر ندامت کا اظہار کیا ہے، انہوں نے اپنے الفاظ واپس لئے یہ ان کا بڑا پن ہے۔ ہم بھی کوشش کریں گے کہ opposition

benchesکی طرف سے بھی کبھی کوئی ایسی بات نہ ہو جس پر معذرت کرنی پڑے۔ اچھاParliamentarianوہ ہے جس کے الفاظexpungeکئے جائیں اور نہ ہی اس کو اپنے الفاظ واپس لینے پڑیں۔ ہمیں بولنے سے پہلے یہ سوچنا چاہئے کہ ہم کیا بول رہے ہیں، کئی دفعہ جوش اور جذبات میں ایسے الفاظ نکل جاتے ہیں تو پھر اس کی معذرت کر لینی چاہئے تاکہ یہproceedingsبہتر طریقے سے چلتی رہیں۔ مہربانی کر کے آپ اس پر code of conduct بتا دیں۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ایک منٹ ٹھہریں۔ ہم نےproceedingsکو بھی چلنے دینا ہے یا نہیں؟

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! اگرproceedingsمیری وجہ سےdisturbہو رہی ہیں تو میں نہیں بولتا۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میری ایک بات سُن لیں۔ جس دن یہ معاملہ ہوا اس کے بعد شاید شور شرابے میں آپ وہ بات سن نہیں پائے۔ میرے سامنے انہوں نے یہ بات کی تھی کہ ثمینہ خاور حیات میری بہن ہیں اگر ان کی میری بات سے کوئی دلآزاری ہوئی ہے تو میں معذرت چاہتا ہوں اس دن ہی انہوں نے یہ بات کر دی تھی۔ میں نے تو یہ بات سُنی ہے آپ شاید سن نہیں پائے اور اس کے بعد کمیٹی بنی اور پھر پتا نہیں کیا کچھ ہوا اور کل معاملات مزید خراب ہو گئے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میں گزارش کروں گی۔

جناب سپیکر: جی، میں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ نے اور اسHouseکے تمام ممبران نے ایک اچھےparliamentarianبن کر ایک اچھے سیاستدان بن کر دکھانا ہے۔ (شور و غل)

MR. SPEAKER: Order please, order please. This is not good.

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے ابھی کہا کہ ایک اچھی Parliamentarian بن کر،Chairکیrespectکر کے اور بہت سے کلمات آپ نے کہے ان کو مد نظر رکھ کر اور آپ یہ بھول گئے

کہ میں رشتے میں آپ کی بھتیجی بھی لگتی ہوں۔ شیخ صاحب نے تو آپ سے اپنا رشتہ منوالیا۔ میں آپ کو یاد کروادوں کہ عبدالواحد صاحب کی طرف سے میرا رشتہ آپ کے ساتھ بھتیجی کا ہے تو میں اس رشتے کو مدنظر رکھتے ہوئے۔۔۔

معزز اراکین: مبارک ہو، مبارک ہو۔ راناازم!(شوروغل)

MR. SPEAKER: Order please, order please.

محترمہ ثمینہ خاور حیات: اس رشتے کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ نے جو بات کہی میں اس کو مانتی ہوں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: آپ Custodian of the House ہیں۔ آپ کہئے، آپ کیا کہتے ہیں۔ جو آپ کہیں گے میں اس بات سے agree کروں گی۔ دوسری بات میں آج فخر سے کہتی ہوں کہ میں opposition میں بیٹھی ہوں، میرا تعلق پاکستان مسلم لیگ سے ہے۔ میری قیادت پرویز الٰہی صاحب اور چودھری شجاعت حسین صاحب ہیں اور مجھے فخر ہے کہ آج میرے ساتھ میری ساری جماعت کھڑی ہوئی ہے۔ میرا وقار، میری عزت، میرا گھمنڈ، میرا غرور، میری جماعت ہے۔ آج اس نے بتادیا ہے کہ وہ میری فیملی ہے جو میرے ساتھ کھڑی ہوئی ہے۔ جب یہ کہا گیا کہ اس کا خاندان، میرا خاندان تو یہ ہے جو میرے ساتھ بیٹھا ہوا ہے، میرے خاندان کو کوئی بُرا نہیں کہہ سکتا کیونکہ میرا خاندان بہت اچھا اور نیک خاندان ہے جو میرے ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔ میں آج بھی آپ کا regard کروں گی اور آپ کی بات مانوں گی، آپ بتایئے کہ مجھے کیا کرنا ہے؟ مجھے کوئی یہاں سے dictate نہیں کر سکتا کیونکہ لوٹے کو تو میں لوٹا ہی کہوں گی۔ میں صرف آپ کی بات مانوں گی، آپ بتایئے۔

جناب سپیکر: اس House کے تمام معزز ممبران میرے لئے نہایت ہی قابل احترام ہیں۔ ایک دوسرے کا احترام آپ پر واجب ہے، مہربانی فرمائیں۔ اس قسم کے ماحول سے آپ کو کوئی اچھا سبق نہیں ملے گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اب آپ مجھے بتایئے کہ اب کیا کرنا ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ اس بات کو چھوڑیں۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! اب میری بات سُنیں ۔ پورے floor کی عزت کا معاملہ ہے۔ پورے House کی عزت کا معاملہ ہے۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! یہ وہ point ہے جو ان کی قیادت نے ان کو دیا ہے۔ (شور وغل)

(اس مرحلہ پر جناب محمد محسن خان لغاری صاحب احتجاجاً ایوان سے باہر جانے لگے)

جناب سپیکر: لغاری صاحب! ایک منٹ ذرا بیٹھیں۔ (شور وغل)

Order please, order please. لغاری صاحب! آپ کدھر جارہے ہیں؟ میں آپ کو بلاتا ہوں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! یہ بجٹ غلط پاس ہوا ہے، یہ ایک سازش تھی، اس میں زیادہ budget figures پاس کی گئی ہیں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: پوائنٹ آف آرڈر۔

MR. SPEAKER: No point of order, no point of order.

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! یہ ہماری قیادت پر کیسے الزام لگاسکتے ہیں؟ ان کی اپنی قیادت۔۔۔

جناب سپیکر: میں ایک بات کر رہا ہوں، مجھے بات کرنے دیں؟ آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ بھی تشریف رکھیں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! آپ کو یہ پوائنٹ آف آرڈر سُننا پڑے گا۔

جناب سپیکر: نہیں، میں آپ کی بات نہیں سُنتا۔ آپ مجھے بات کرنے دیں۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! میری بات سُنیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: محترم! پلیز مجھے بات کرنے دیں۔ .I say order

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب! آپ میری بات سُنیں۔

جناب سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ پہلے آپ میری بات سُنیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میری بات سُنیں۔ یہ ہمارے ساتھ ناانصافی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں، مجھے بات کرنے دیں۔ میں سب کے لئے equal ہوں، میں کسی ایک کے لئے نہیں ہوں۔ جو کوئی اس قسم کی حرکت کرنے کی کوشش کرے گا کہ اس House کے ماحول کو خراب کیا جائے تو whosoever it may be. I'll take strong action against the man

(نعرہ ہائے تحسین)

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، گوندل صاحب! آپ بڑی دیر سے پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ جلدی سے اپنی بات کریں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! شکریہ

راجہ شوکت عزیز بھٹی: مجھے یہ گزارش کرنی ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ آرام کیجئے۔ میں کہتا ہوں آپ آرام سے بیٹھیں۔ مجھے آج کی کارروائی چلانے دیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا میں ماحول کو ٹھیک کرنے کے لئے اور future میں proceedings کو مزید smooth کرنے کے لئے آپ کے ذریعے کچھ تجاویز دینا چاہتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ آپ ان پر غور بھی فرمائیں گے اور اس پر عمل بھی ہوگا۔ ہمیں دو، اڑھائی سال ہو گئے ہیں بعض اوقات ہمیں کوئی بندہ ملتا ہے تو ہمیں پتا نہیں ہوتا کہ یہ ہمارا ایم پی اے colleague ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں پر جو seating plan ہے وہ بالکل disturb ہے، کوئی پتا نہیں ہے کہ مسلم لیگ (ق) کا کون ہے، مسلم لیگ (ن) کا کون ہے، پیپلز پارٹی کا کون ہے تو ہماری یہ درخواست ہے کہ seating plan پر عمل کروایا جائے اور speaker یا mike صرف اس کا on ہو جو اپنی سیٹ سے بولے اور ہماری جو بہنیں ہیں ان کو بہتر مقام دینے کے لئے اور شیخ علاؤ الدین صاحب کو یہ قسم نہ اٹھانی پڑے کہ میں دائیں طرف نہیں دیکھتا، ان کو وہ اعلیٰ مقام دیا جائے جہاں پر صرف آپ دیکھ سکیں اور ان کو اوپر والی سیٹیں allot کر دی جائیں۔ وہ بھی House ہے صرف وہاں سے ہی ان کا speaker on ہو۔

جناب سپیکر: آپ کی بات سب کی سمجھ میں آ گئی ہے اور ہم سب کو اپنے طور پر خیال کر لینا چاہئے۔ آپ کی بڑی مہربانی، ہم اس کے بارے میں کچھ بات کریں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری بات سُنیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: نہیں، جناب! آپ میری بات سُنیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ حضرت کیا کرتے ہیں؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ میری بات سُنیں۔

جناب سپیکر: سینئر منسٹر کھڑے ہیں۔

شیخ علاؤلدین: جناب سپیکر! آپ اس پر ruling دے دیں کہ میری معذرت کے بعد جو الفاظ بولے گئے ہیں کیا وہ الفاظ بنتے تھے اور دوسری بات میری پوری proceeding نکال لیں میں نے ان کو بہن نہیں کہا۔ میری اپنی پانچ بہنیں ہیں اور چھٹی بہن پر میں یقین نہیں رکھتا۔ میں نے ان کو بہن نہیں کہا اور انہوں نے جو الفاظ بولے اس پر آپ کو ruling دینی چاہئے کہ میرے کہنے کے بعد، میری معذرت کے بعد پھر وہ الفاظ بولے گئے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وہ بعد میں بولے گئے۔

شیخ علاؤالدین: آپ بتائیے، آپ اس پر ruling دیں کہ کیا ان کو کہنا چاہئے تھا؟

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ کیا چاہتے ہیں کہ اس House کی کارروائی چلے یا نہ چلے؟

شیخ علاؤالدین: میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اس پر ruling دیں۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی تشریف رکھیں۔ اب کوئی ایسی بات نہیں کرے گا اور اگر کرے گا تو میں اس کا نوٹس لوں گا۔ جی، سینئر منسٹر صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی(راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر!میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی(راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر!میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ میاں محمد نواز شریف صاحب اور میاں محمد شہباز شریف صاحب کے خلاف جو کیس تھا اس میں انہیں اجازت مل گئی ہے میں اس پورے House کی طرف سے میاں محمد نواز شریف صاحب اور میاں محمد شہباز شریف صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

اس کے ساتھ ساتھ میں عرض کروں گا اور آپ بھی جانتے ہیں کہ محترمہ بے نظیر بھٹو(شہید)کو بہت سی دھمکیاں دی گئیں،انہیں کہا گیا کہ آپ ملک میں نہ آئیں آپ کی جان کو خطرہ ہے لیکن انہوں نے کہا کہ میں اس جمہوری سسٹم کے اندر رہنا چاہتی ہوں،میں اس ملک میں جمہوریت چاہتی ہوں اور میں چاہتی ہوں کہ اس ملک میں لوگ منتخب ہو کر اسمبلیوں میں آئیں۔اب جب میاں محمد نواز شریف صاحب پر کوئی پابندی نہیں رہ گئی تو میں اس House کی طرف سے ان سے گزارش کرتا ہوں،ان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ پنجاب میں کسی جگہ الیکشن لڑیں ہم ان کو support کریں گے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ان کی صوابدید ہے۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی(راجہ ریاض احمد): میاں محمد نواز شریف صاحب سے ہماری گزارش ہے کہ وہ قومی اسمبلی میں جائیں اور وہاں جا کر اپنا کردار ادا کریں۔

جناب سپیکر: یہ ان کی صوابدید ہے۔

قائد حزب اختلاف(چودھری ظہیر الدین خان): جناب والا!اگر اجازت ہو تو میں بھی گزارش کروں گا۔

جناب سپیکر: جی،فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیرالدین خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں چھوٹی سی تصحیح جناب کی اجازت سے کروانا چاہتا ہوں کہ وزیر آب پاشی نے تمام House کی طرف سے مبارک باد دے دی ہے ۔ یہ ان کے اپنے معاملات ہیں۔ ہمیں نہیں پتا کہ یہ روز آپس میں کس کس بات کی مبارک باد دیتے ہیں یا کسی نہ کسی سیکرٹری کو سزا دینے کے لئے کہتے ہیں۔ یہ اپنے معاملات اپنے تک رکھیں، مبارکبادوں کے پیغامات اپنے تک رکھیں، یہ اگر مبارکباد دینا چاہتے ہیں تو اپنی پارٹی کی طرف سے دیں، پورے House کی بات نہ کریں۔ ہم بھی اس House کا حصہ ہیں، اپنی طرف سے جو کہنا ہے کہیں۔

جناب سپیکر: یہ میاں صاحب کی اپنی صوابدید ہے۔ وہ جس طرح مناسب سمجھیں۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب والا! میری گزارش ہے کہ۔۔۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ اب نہیں۔ چودھری عبدالوحید صاحب اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

جناب عبدالوحید چودھری: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر یونیفکیشن گروپ کے معزز ممبران حزب اقتدار احتجاجاً اپنی سیٹوں سے کھڑے ہو گئے اور معزز خواتین ممبران حزب اختلاف کی جانب سے لوٹے، لوٹے کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آپ میری بات سن لیں۔ اس قسم کے الفاظ سے آپ کی عزت میں اضافہ نہیں ہو گا۔ اس قسم کے الفاظ سے آپ کی عزت میں کمی ہو گی۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ صبا صادق: جناب والا! اگر اجازت ہو تو۔۔۔

محترمہ عائشہ جاوید: پوائنٹ آف آرڈر۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اختلاف کی جانب سے لوٹی، لوٹی کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آپ مجھے کارروائی چلانے دیں گے یا نہیں، آپ کی خواہش کیا ہے؟ Please Order in the House. چودھری صاحب! انہیں منع کریں۔ آپ کا رویہ نامناسب ہے۔
I say order. Order in the House. Order please. Order in the House.
دیکھیں، آپ ماحول کو خراب کر رہے ہیں۔ مجھے مجبور نہ کریں اور مہربانی کریں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔(قطع کلامیاں)

جناب نجف عباس خان سیال: پوائنٹ آف آرڈر۔جناب والا! حکومت اور اپوزیشن دونوں کی بات سنیں۔ہم آپ کا احترام کرتے ہیں لیکن آپ دونوں کی بات سنیں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: ہم ان کی بات نہیں سنیں گے۔ یہ بے ضمیر ہیں۔ آپ ان کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کرتے؟

جناب سپیکر: محترمہ! میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ تشریف رکھیں۔ میں لیڈر آف اپوزیشن سے گزارش کروں گا کہ ان کو بٹھائیں۔کارروائی کو چلنے دیں، آپ کی مہربانی ہے۔(قطع کلامیاں)

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔جناب سپیکر! مجھے ایک منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ آپ کی دو دنوں کی محنت کے بعد اس House کا جو ماحول بنا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے House کے تمام ممبران کو یہ احساس ہونا چاہئے کہ اس House کی کارروائی صرف ہم نہیں دیکھ رہے، میڈیا بھی دیکھ رہا اور آٹھ نو کروڑ عوام بھی دیکھ رہے ہیں۔پورے پاکستان کے عوام کی آنکھیں ہمارے اوپر لگی ہوئی ہیں اور ہمارا جو طریق کار اور جو رویہ ہے اس کو درست کرنے کی از خود کوشش کرنی چاہئے۔میں پہلے بھی اس کے لئے کوشش کرتا رہا ہوں۔ جس خوش اسلوبی سے آپ نے، گورنمنٹ نے اور اپوزیشن کے ممبران نے ان حالات کو جو پرسوں سے tense تھے ان کو ختم کیا اور اپوزیشن یہاں تشریف لائی میں یہ نہایت دیانت داری سے سمجھتا ہوں کہ کوئی کارروائی بغیر اپوزیشن کے مکمل ہوتی ہے اور نہ ہی اس کو کوئی مکمل سمجھتا ہے۔اب

ہمیں اس بات پر احساس ہونا چاہئے کہ آج بجٹ اجلاس ہے اس صوبہ کی فلاح و بہبود کے لئے اس بجٹ نے پاس ہونا ہے اور ان کی بہتری کے لئے یہ بجٹ استعمال ہونا ہے اس لئے ہمیں تمام دوستوں کو اپنے رویے درست کرنے ہوں گے اور عوام میں اگر ہم نے اپنی نیک نامی بنانی ہے تو ہمیں اپنے تمام ذاتی مفادات یا ذاتی انا کو چھوڑ کر عوام کی انا کو خاطر میں لانا ہو گا اور عوام کی بہتری کے لئے ہمیں سوچنا ہو گا۔ میں تمام ممبران سے گزارش کرتا ہوں کہ اس کارروائی کو خوش اسلوبی سے چلنے دیں تاکہ لوگ جو ہمیں دیکھ رہے ہیں ان کو یہ احساس ہو کہ یہ اپنی ذات سے نکل کر پاکستان کی عوام کی اور صوبہ کی عوام کی بہتری کے لئے سوچتے ہیں اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ اب اس مسئلے کو احسن طریقہ سے resolve کیا جائے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اب عبدالوحید چودھری صاحب اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

جناب نجف عباس خان سیال: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں بجٹ سے متعلقہ ہی بات کرنا چاہتا ہوں، میں قانون بھی جانتا ہوں rules بھی جانتا ہوں۔

جناب سپیکر: جب یہ ٹائم آئے گا تو پھر بولنا۔

جناب نجف عباس خان سیال: جناب سپیکر! میں انتہائی ضروری بات کے لئے ٹائم مانگ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: میں کہہ رہا ہوں کہ آپ تشریف رکھیں۔ میں بار بار کہہ رہا ہوں کہ آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب نجف عباس خان سیال: جناب سپیکر! میرے علاقے کی ساڑھے تین لاکھ عوام متاثر ہو رہی ہے
۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ جب ٹائم آئے گا تو اس وقت بات کرنا۔

جناب نجف عباس خان سیال: جناب سپیکر! آپ حاکم ہیں، میری بات سنیں۔

جناب سپیکر: جی، میں سنوں گا لیکن ابھی نہیں۔ اس طرح نہیں۔ جب موقع آئے گا تو اس وقت بولیں یا پھر آپ کل آ جاتے۔ نجف سیال صاحب! میں بار بار آپ کو کہہ رہا ہوں۔ آپ مہربانی کریں۔ میں نے ان کو floor دیا ہوا ہے۔ میں آپ کو ایسا نہیں کرنے دوں گا۔

جناب نجف عباس خان سیال: آپ اپوزیشن کو اچھی آنکھ سے دیکھا کریں۔اپوزیشن اس House کا حسن ہے۔فنانس منسٹر صاحب تشریف رکھتے ہیں میں ان کی موجودگی میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ کو بڑی اچھی آنکھ سے دیکھتا ہوں۔اللہ کے فضل سے میری آنکھیں بہت اچھی ہیں، آپ کو دیکھ رہی ہیں اور یہ سب دیکھ رہی ہیں۔میں نے ان کو floor دیا ہوا ہے آپ interrupt نہ کریں۔چودھری صاحب آپ اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

چیئرمین انٹرمیڈیٹ بورڈ ملتان کی جانب سے معزز رکن اسمبلی کے خلاف جھوٹی اور من گھڑت خبریں شائع کروانا

جناب عبد الوحید چودھری: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 27۔مئی 2010 کو تقریباً ایک سے دو بجے کے دوران چیئرمین انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری بورڈ ملتان کے دفتر میں، میں ایک کام کے سلسلے میں حاضر ہوا۔میرے ساتھ محترم عامر سعید انصاری پارلیمانی سیکرٹری پنجاب اور رانا شاہد الحسن (بھائی رانا محمود الحسن ایم این اے) بھی تھے۔ہم نے چیئرمین سے اپنے اس جائز کام کے سلسلہ میں بات کی تو پہلے اس نے کہا کہ میں یہ کام نہیں کر سکتا کیونکہ کسی ایم پی اے، پارلیمانی سیکرٹری یا ایم این اے نے مجھے بطور چیئرمین بورڈ تعینات نہ کروایا ہے۔ بعد ازاں اس نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا کہ جس لیڈی اہلکار کی ہم سفارش کرنے گئے تھے اس کو اس کی جگہ پر ہی کام کرنے دیا جائے گا لیکن کام کی زیادتی کی بناء پر male اور female wing علیحدہ علیحدہ کر دیئے جائیں گے اس طرح کام کم ہو جائے گا۔ہم نے موصوف آفیسر کی اس بات سے اتفاق کیا اس commitment کے بعد اس نے ہمیں چائے پلائی اور ہم اپنے گھروں کو واپس آ گئے۔اس سارے واقعہ کے دوران چیئرمین بورڈ کے دفتر میں سیکرٹری بورڈ اور دیگر افسران بورڈ بھی تھے۔چیئرمین بورڈ نے مورخہ 29۔مئی 2010 کی اخبارات میں من گھڑت اور جھوٹے الزامات ہم پر لگا کر خبر شائع کروادی۔موصوف آفیسر نے اخبار کی خبر لگوانے پر ہی اکتفانہ کیا بلکہ یہ معاملہ مورخہ 2۔جون 2010 کو بورڈ کی governing body میں پیش کر دیا۔یہاں پر بھی اس نے ہم پر جھوٹے اور من گھڑت الزامات لگائے۔بعد ازاں موصوف آفیسر نے

مذکورہ لیڈی اہلکار کو معطل کر دیا جس کی ہم سفارش کرنے گئے تھے حالانکہ وہmedical leave پر تھی۔ اس کے ہمارے خلاف اخبارات میں من گھڑت، جھوٹے الزامات لگانے اور بعد ازاں انہیں من گھڑت اور جھوٹے الزامات کوgoverning body میں پیش کرنے سے ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، راناصاحب! ان کیshort statement سن لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میںshort statement کی ضرورت اس لئے نہیں ہے کہ مجھے آج ہی اس کی کاپی ملی ہے۔ اس کا جواب موصول نہیں ہوا لہذا اس کا جواب آ جاتا ہے تو پھر اس کے بعد ممبر کیsatisfaction کے مطابق اگر وہ چاہیں گے تو۔۔۔

سید ناظم حسین شاہ: راناصاحب! ذرا اونچا بولیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): شاہ صاحب کو ہمیشہ یہی مسئلہ رہتا ہے اس کا کوئی مستقل حل ہونا چاہئے۔

سید ناظم حسین شاہ: آپ سرگوشیوں میں بات نہ کریں، رانا بن کر جواب دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ معزز ممبر نے تحریک استحقاق میں جن نکات کو اٹھایا ہے ابھی ان کا جواب موصول نہیں ہوا۔ اس کی کاپی بھی مجھے ابھی ملی ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ اس کا جواب بھی موصول ہو اور انھوں نے جن معاملات کی نشاندہی کی ہے انہیںredress بھی کروایا جائے اس کے بعد اگر معزز ممبر کیsatisfaction ہو گئی تو ٹھیک ہے ورنہ اسے کمیٹی کے سپرد کر دیں گے اس لئے آپ اسے کل یا پھرnext day کے لئےpending فرمالیں۔

جناب سپیکر: مجھے بتائیں کہ آپ کب تک رپورٹ منگوالیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): اگر آپ کل کا دن دے دیں توnext day کو اسےresolve کر لیں گے۔

MR. SPEAKER: Next week?

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناءاللہ خان): نہیں۔کل سے next day میں رپورٹ منگوالوں گا۔

جناب سپیکر: یہ تحریک استحقاق پرسوں کے لئے pending کی جاتی ہے۔

قائد حزب اختلاف(چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! اس House کے سابق قائد حزب اختلاف جناب اکرام ربانی صاحب آج بڑی دیر کے بعد تشریف لائے ہیں اور ابھی visitor gallery میں موجود ہیں۔میں انہیں خوش آمدید کہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ہم ان کو welcome کرتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب نجف عباس خان سیال: جناب سپیکر! آپ کے حضور درخواست ہے کہ میری بھی تحریک استحقاق ہے مجھے بھی ٹائم دیا جائے اور میری یہ تحریک استحقاق finance کے متعلق ہے۔اگر یہ ٹائم گزر گیا تو میرے ساڑھے تین لاکھ عوام متاثر ہوں گے۔

جناب سپیکر: آپ کی تحریک استحقاق کا کون سا نمبر ہے؟ میرے پاس تو آپ کی تحریک کی کاپی نہیں ہے۔ آپ کی تحریک میرے دفتر میں آئی ہے؟

جناب نجف عباس خان سیال: میں نے جمع کروائی تھی لیکن وہ reject کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: اگر reject ہو گئی ہے تو پھر آپ تشریف رکھیں۔

جناب نجف عباس خان سیال: یہ تحریک استحقاق بنتی ہے۔آپ مجھے پیش کرنے دیں۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: میں آپ کو چیمبر میں بلاتا ہوں، آپ اسے میرے پاس لے کر آئیں، وہاں بیٹھ کر آپ کے ساتھ بات کروں گا۔اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر حسب ذیل کارروائی ہے۔

1. The Punjab Finance Bill, 2010 (Bill No. 15 2010
2. Laying of Schedule of Authorized Expenditure for the year 2010-11.

3. The Punjab Industrial Relations Ordinance 2010 (Ordinance No. II of 2010)
4. The Institute of Southern Punjab, Multan Bill, 2010 (Bill No. 16 of 2010)
5. The Lahore Leads University Bill, 2010 (Bill No. 17 of 2010)
6. The Global Institute Lahore Bill, 2010 (Bill No. 18 of 2010)

چودھری عامر سلطان چیمہ: سپیکر بند کراؤ۔

جناب سپیکر: مینوں بند کرانا چاہندے او یا مائیک بند کرانا چاہندے او۔

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ 2010

MR. SPEAKER: The Punjab Finance Bill, 2010 (Bill No. 15 of 2010). The first reading starts. Now, we take up The Punjab Finance Bill, 2010. Minister for Finance!

MINISTER FOR FINANCE (Mr. Tanvir Ashraf Kaira): Sir, I move:

> "That The Punjab Finance Bill, 2010, be taken into consideration at once.''

MR. SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Finance Bill, 2010, be taken into consideration at once.''

> The motion moved and the question is:

> "That the Punjab Finance Bill, 2010, be taken into consideration at once.''

(The motion was carried)

MR. SPEAKER: Now, the second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause.

CLAUSE-2

MR. SPEAKER: Now, clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-3

MR. SPEAKER: Now, clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-4

MR. SPEAKER: Now, clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

جناب نجف عباس خان سیال: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب نجف عباس خان سیال: جناب سپیکر! "Ayes" کی آواز کم ہے جبکہ "Noes" کی آواز زیادہ ہے اس لئے آپ انصاف کریں۔

جناب سپیکر: سیال صاحب! کیا گنتی کروالیں؟ کیا ابھی گنتی کروالوں؟ میرے اختیار میں تو یہ ہے کہ میں گنتی کروا دوں۔ اگر گنتی میں آپ کی تعداد کم ہوئی تو پھر کیا کریں گے؟

جناب نجف عباس خان سیال: جناب سپیکر! میں گنتی کے لئے نہیں کہہ رہا، میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ "Noes" کہنے والوں کی آواز زیادہ اونچی ہے۔

CLAUSE-5

MR. SPEAKER: Now, clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-6

MR. SPEAKER: Now, clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! حکومتی ممبران کی تعداد بے شک زیادہ ہے لیکن اس وقت آواز ہماری زیادہ ہے، انصاف کریں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ مجھے نظر بھی آتا ہے۔ میرے پاس دیکھنے کے لئے عینک بھی ہے۔

NEW CLAUSE-7

MR. SPEAKER: An amendment has been inserted. Finance Minister may move it.

MINISTER FOR FINANCE:(Mr. Tanvir Ashraf Kaira) Sir, I move:

> "That after clause 6 of the Bill, as introduced, the following new clause 7 shall be inserted:-
>
> **7.Amendment in Act I of 2008.-** In the Punjab Finance Act, 2008 (1of 2008)-
>
> (a) section 6 shall be omitted; and
>
> (b) the Schedule shall be omitted."

MR. SPEAKER: The amendment moved is:

"That after clause 6 of the Bill, as introduced, the following new clause 7 shall be inserted:-

7.Amendment in Act I of 2008.- In the Punjab Finance Act, 2008 (1of 2008)-

(a) section 6 shall be omitted; and

(b) the Schedule shall be omitted."

کورم کی نشاندہی

جناب نجف عباس خان سیال: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں کورم point out کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: سیال صاحب! آپ نے کیا کہا ہے؟

جناب نجف عباس خان سیال: جناب سپیکر! میں نشاندہی کرتا ہوں کہ House کورم میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر: سیال صاحب! میں آپ کو شاباش دیتا ہوں۔ کورم point out ہو چکا ہے لہذا گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

کورم نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے، کارروائی کا آغاز کیا جاتا ہے۔

مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ 2010

(---جاری)

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That after clause 6 of the Bill, as introduced, the following new clause 7 shall be inserted:-

7.Amendment in Act I of 2008.- In the Punjab Finance Act, 2008 (1of 2008)-

(a) section 6 shall be omitted; and

(b) the Schedule shall be omitted.”

(The motion was carried)

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ تشریف رکھیں، آپ تشریف رکھیں۔ جی، چودھری صاحب!

قائدِ حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ یہاں پر House میں معزز ممبران، میں پھر دوہراتا ہوں کہ معزز ممبران تشریف فرما ہیں۔ یہ جو اتنا سارا process چلا ہے اس process کے اندر ایک amendment 18th آئی ہے جس کے اندر ایک فیصلہ ہے کہ جو لوگ اپنی وفاداریاں تبدیل کریں ان کے بارے میں پارٹی لیڈر reference move کرنے کا حق رکھتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف) ایوان میں تشریف لائے تو شیر آیا، شیر آیا کے نعرے لگائے گئے)

لیکن یہ اگلی اسمبلی سے ہے اور چونکہ عدلیہ آزاد ہے اور یہاں پر وہ چہرے عیاں ہیں جنہوں نے ووٹ دیا ہے آج کی اس legislation میں ہم نے "No" کہا تو جو ممبران ہماری پارٹی کے ٹکٹ پر منتخب ہو کر آئے ہیں انہوں نے "Yes" کہا ہے۔ وہ سارے یہاں پر تشریف فرما ہیں انہوں نے آج Money Bill میں ووٹ دیا ہے اور یہاں پر میڈیا بیٹھا ہوا ہے وہ ان کے نام نوٹ کر رہے ہیں تو ہم ابھی ان کے خلاف آپ کو reference بھیجیں گے، اگر آپ ان کے خلاف کارروائی نہیں کریں گے تو میں یہاں سے چیف جسٹس آف پاکستان سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس پر اپنی Suo Motu کی use power کریں۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ سیال صاحب! Order please جی، Minister for Law. (قطع کلامیاں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم قائد حزب اختلاف نے جو بات کی ہے، یقیناً amendment 18th میں یہ چیز ہوئی ہے لیکن جیسے انہوں نے خود فرمایا کہ اس کا اطلاق next General Elections سے ہو گا۔ اس میں ایک بات بڑی واضح ہے کہ کوئی بھی پارلیمانی پارٹی جو ایک انتخابی نشان پر election لڑ کر آئے پارلیمانی پارٹی majority کے ساتھ جو فیصلہ کرے گی وہی پارلیمانی

پارٹی کا فیصلہ تصور ہو گا۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ محترم قائد حزب اختلاف کے اس challenge کو قبول کریں۔ اگر majority کے signature otherwise ہوئے تو پھر اسی اخلاقی ضابطے کا اطلاق قائد حزب اختلاف اور ان کے باقی ساتھیوں پر ہو گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! Law Minister صاحب بڑے منجھے ہوئے سیاستدان ہیں میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جنہوں نے آج ووٹ دیا ان میں پیچھے میری دو بہنیں ہیں جن میں میری ایک بہن کا نام نسیم لودھی اور دوسری بہن کا نام صبا صادق ہے۔ میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس لمحے تک اپنی majority establish کر کے آپ کے دفتر میں جمع کرائی گئی ہے، نہ ابھی تک کوئی بات ہوئی ہے اور یہ اس وقت تک ہے لیکن جو Opposition Leader کے remove کرنے کی بات ہے میں نے کہا تھا کہ ان میں سے کوئی بھی یہاں پر آ کر ابھی کہے کہ ہاں! میں مسلم لیگ (ن) کا مخالف ہوں، میں ان کی قیادت کا مخالف ہوں اور میں ان کے بجٹ کو oppose کرتا ہوں، یہ تو حکومت میں جا چکے ہیں۔

جناب والا! جو لوگ اپوزیشن میں اپنا کردار نبھانا چاہتے ہیں وہ اگر چند لوگ بھی رہ گئے، even اگر اپوزیشن کرنے والا میں اکیلا بھی رہ گیا تو باقی حکومتی ارکان ہوں گے اور میں اپوزیشن کا بندہ ہوں گا۔ شکریہ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: No please. No please. جی، بھٹی صاحب! I say, order. I say, order. I say, order. (قطع کلامیاں)

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! ہماری طرف سے 52 ارکان کی دستخط شدہ لسٹ آپ کے Chamber میں موجود ہے۔ میری طرف سے challenge ہے کہ Opposition Leader کے ساتھ اگر majority ہوئی تو میں رکنیت سے استعفیٰ دے دوں گا۔ میں یہ مانتا ہوں کہ میرے معزز رکن کو Muslim League Ladies Party کی اکثریت حاصل ہے اور ان کے پاس ایوان کی رکنیت کی اکثریت نہیں ہے۔ جب کسی کی leadership challenge ہوتی ہے تو اس کو اپنی اکثریت ثابت کرنا پڑتی ہے تو یہ آپ کے سامنے اپنی اکثریت ثابت کریں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!میں آپ کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ کسی بھی پارلیمانی گروپ کی اکثریت کا فیصلہ House میں نہیں ہو تا وہ سپیکر کے چیمبر میں ہو تا ہے، اگر(ق) لیگ کے پارلیمانی گروپ کی اکثریت کا فیصلہ ہونا ہے تو آپ ان دونوں گروپوں کو اپنے چیمبر میں بلائیں اور وہاں پر اکثریت کا فیصلہ فرمادیں۔ آج میں سمجھتا ہوں کہ ایجنڈے کی کارروائی کو آگے چلایا جائے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: لغاری صاحب!پوائنٹ آف آرڈر اس کارروائی کے دوران نہیں ہو سکتا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر!میں آئین پاکستان کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ پہلے پڑھ لیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر!اس وقت House میں جو ماحول بنا ہوا ہے اگر ہم اس کو آئین کے مطابق deal کریں گے تو زیادہ بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر: آپ فرمائیں کہ آپ کیا کہتے ہیں؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر!آئین پاکستان یہ کہتا ہے اور اس کا آرٹیکل 63-A میں واضح لکھا ہے کہ ممبر disqualify کس طرح ہو تا ہے۔ ایک ہے۔ Resigns from the membership of his political party

جناب سپیکر: یہ سب نے پڑھا ہوا ہے، آپ اکیلے نے نہیں پڑھا۔(قطع کلامیاں)

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر!آپ شور شرابا کرا رہے ہیں۔ آپ constitutional violation کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میں نہیں کر رہا۔ آپ مہربانی فرمائیں اور مجھ پر ایسے comments نہ دیں۔ میں آپ کا مشکور ہوں گا۔

جناب نجف عباس خان سیال: آپ ایسے کام نہ کریں۔

جناب سپیکر: سیال صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میں چیمبر میں آپ کی باتیں سنوں گا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! کیا آئین پاکستان کی کوئی حیثیت نہیں ہے؟

جناب سپیکر: کون کہتا ہے کہ اس کی حیثیت نہیں ہے۔ یہ آپ کہہ سکتے ہیں میں تو نہیں کہہ سکتا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! تو پھر آپ اس پر عملدرآمد کرائیں اور ہمیں سنیں۔

جناب سپیکر: آپ جو بات کرنا چاہتے ہیں میں وہ سمجھ رہا ہوں۔ اب یہ شور شرابا کس طرح سے ہو رہا ہے؟ آپ مجھے بتائیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: دونوں اطراف سے شور شرابا ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: آپ بات کیجئے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آئین پاکستان کہتا ہے کہ

63-A. (a) when a member resigns from membership of his political party or joins another Parliamentary party; or

(b) votes or abstains from voting in the House contrary to any direction issued by the Parliamentary party to which he belongs. In relation to-

(i) election of the Prime Minister or the Chief Minister; or

(ii) a vote of confidence or a vote of no-confidence; or

(iii) a Money Bill; or

(iv) Constitutional Amendment Bill.

He may be declared in writing by the Head of the Parliamentary party to have defected from the political party, and the Head of….

جناب سپیکر: دیکھیں! اس میں آپ پھر پھنس جائیں گے۔(قطع کلامیاں)

Order in the House دیکھیں، اس میں آپ پھر پھنس جائیں گے۔ اب پارٹی آپ کے پاس نہیں ہے۔ میں آپ کی بات سنوں گا لیکن آپ House کا ٹائم ضائع نہ کریں۔

جناب نجف عباس خان سیال: جناب سپیکر! ہم آپ کو اجازت دیتے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ آئین کی بات کریں۔ اس میں قانون کہتا ہے کہ party head کے مطابق ہماری پاکستان مسلم لیگ پنجاب کا party head پرویز الٰہی ہے۔

جناب سپیکر: جی نہیں۔ آپ غلط interpret کر رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! لغاری صاحب آرٹیکل 63-A کا وہ حصہ پڑھ رہے ہیں جو اٹھارویں ترمیم میں ہے جبکہ وہ جنرل الیکشن کے بعد لاگو ہو گا۔ اس وقت جو آئین موجود ہے اس میں Head of Parliamentary Party کے الفاظ ہیں۔ اس میں یہ ہے کہ

63-A. If a member of Parliamentary Party composed of a single political party in the House-

(a) resigns from membership of his political party; or

(b) votes or abstains from voting…

یہ سارا ذکر کرنے کے بعد ہے۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ان کو بولنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): اس میں تقریباً پانچ disqualification کی شرائط ہیں۔ اس کے بعد ہے کہ He may be declared in writing by the Head of the Parliamentary Party اور Head of Parliamentary Party کا وہ ہو گا جو Parliamentary Party کی اکثریت رکھتا ہو گا؟(قطع کلامیاں)

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ غلط کہہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ issue debatable ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! جنھوں نے حکومتی عہدے قبول کئے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انھوں نے وہ پارٹی join کی ہے، بغیر پارٹی چھوڑے تو دوسری پارٹی کا عہدہ نہیں لیا جا سکتا یا لیا جا سکتا ہے، اس پر بھی آپ ruling دے دیں۔ (قطع کلامیاں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ argument کی بات ہے۔ کسی آدمی کو بھی کسی ممبر کو بھی، گورنمنٹ کی support کرنے سے اس بنیاد پر نہیں روکا جا سکتا۔ اس میں معاملہ یہ ہے کہ اگر پارلیمانی پارٹی اکثریت سے یہ فیصلہ کرے، اب اس House میں جتنی بھی پارلیمانی پارٹیاں ہیں کیا انھوں نے ہمارے ساتھ حکومت join کرتے وقت یا ہماری support کرتے وقت اپنی پارٹی ختم کر دی ہے یا انھوں نے اپنی پارٹی چھوڑ دی ہے۔ اگر پارلیمانی پارٹی اکثریت سے جو فیصلہ کرے گی وہی پارلیمانی پارٹی کا فیصلہ ہو گا اور اس فیصلے پر عملدرآمد کیا جا سکتا ہے۔ آئینی پوزیشن یہ ہے۔ آپ کے 84 ممبران ہیں اگر 84 ممبران میں سے 50 ممبران ایک فیصلہ کرتے ہیں کہ ہم نے گورنمنٹ کو support کرنا ہے تو They can support according to the Constitution

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ ہماری بات ہی نہیں سنتے۔

جناب سپیکر: آپ مجھ سے آرام سے بات کیجئے۔ میں بڑے تحمل سے آپ کی بات سنتا ہوں۔ اگر آپ اس قسم کے gesture لے کر آئیں گے تو I will not allow this

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ ہمیں چپ کروا دیتے ہیں اور ان کی پوری بات سنتے ہیں۔ لاء منسٹر صاحب ایک بہت منجھے ہوئے وکیل ہیں اور میں بالکل law نہیں پڑھا ہوا لیکن میں تھوڑی سی انگریزی پڑھا ہوا ہوں۔ اس میں جو انگریزی لکھی ہوئی ہے اس میں مجھے کسی جگہ پر majority کا لفظ آپ بتا دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری آخری بات سن لیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ میری بات کاٹ رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! لغاری صاحب میری آخری بات سن لیں۔ میں اس بات کو ختم کرتا ہوں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ بار بار میری بات کاٹ رہے ہیں، میری بات تو مکمل ہو لینے دیں۔ ہماری جو پارٹی پاکستان مسلم لیگ ہے، ان کے ساتھ اگر رانا صاحب نے الحاق کرنا ہے تو یہ parties آپس میں الحاق کریں گی۔ اگر ہماری پارٹی کے 84 لوگوں میں سے جیسے یہ claim کر رہے ہیں کہ پچاس لوگوں کو انہوں نے اپنے ساتھ ملا لیا ہے، چلیں! یہ بات ان کی مان لی لیکن مجھے بتائیں کہ یہاں پر پھر اپوزیشن کون ہے؟ قائد حزب اختلاف والی کرسی پر کون بیٹھے گا، ظاہر ہے کہ جو اپوزیشن میں ہو گا وہی بیٹھے گا۔ جو لوگ ان کے ساتھ مل گئے ہیں وہ تو اپوزیشن نہیں ہیں۔ انہوں نے تو اپنا سودا کر لیا ہے اور اپنی قیمت لگالی ہے۔ (شیم، شیم)

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں آخری بات کرتا ہوں کہ لغاری صاحب نے کہا کہ آئین میں یہ ہے، وہاں پر وہ ہے، فلاں منجھے ہوئے ہیں، فلاں نہیں منجھے ہوئے۔ میں نے پورے پانچ سال آرٹیکل (A)63 کے تحت باقاعدہ اپوزیشن میں بیٹھ کر اُس حکومت سے جنگ لڑی جس حکومت میں لغاری صاحب بھی موجود تھے اور چودھری ظہیر الدین صاحب بھی موجود تھے۔ میں نے باقاعدہ طور پر اسی بنیاد پر references دائر کئے۔ ڈیڑھ سال تک میرے references کا فیصلہ نہیں کیا گیا اور بالآخر اُس وقت کے سپیکر افضل ساہی صاحب نے جو فیصلہ کیا اُس فیصلے کی کاپی ان کو دے دیں اور یہ اسے پڑھ لیں، اس فیصلے میں ہر چیز لکھی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: یہ reference لائیں گے تو میں انہیں دوں گا۔ مجھے کیا ضرورت ہے، ایسے ہی لینے کی۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ڈوگر کورٹ، ڈوگر کورٹ"
اور "لوٹے لٹ گئے، لوٹے لٹ گئے" کی نعرہ بازی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ ایجنڈے کی کارروائی کو آگے بڑھائیں۔

جناب سپیکر: اگر آپ کوئی reference دینا چاہتے ہیں تو آپ میرے پاس لے آئیں، میں اُس کا فیصلہ کروں گا۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے لٹ گئے، لوٹے لٹ گئے" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: No, no comments پلیز تمام ممبران تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ ایجنڈے کی کارروائی کو آگے بڑھائیں۔

MR. SPEAKER: Now, the question is:

> "That new clause 7 of the Bill, as inserted, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-1

MR. SPEAKER: Now, clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

> "That clause I of the Bill do stand part of the Bill."

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف "We have abstained from voting" کہہ کر ایوان سے باہر چلے گئے)

یہ اچھی بات نہیں ہے۔ بار بار واک آؤٹ کرنا کوئی اچھی بات نہیں ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! آپ ہماری بات ہی نہیں سنتے تو ہم یہاں کیسے بیٹھیں اس لئے ہم abstain from voting کر رہے ہیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! آپ ہمیں بات کرنے کا موقع ہی نہیں دیتے۔

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "گو مشرف گو، گو مشرف گو" کی نعرہ بازی)

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! ہم voting سے abstain کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جی، بالکل ہم جا رہے ہیں اور abstain کر کے جا رہے ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ بہت اہم موقع بھی ہے اور مسئلہ بھی بڑا important ہے۔ اپنے بھائی رانا ثناء اللہ صاحب کو میں ہمیشہ سلام پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے ان بنچوں پر کھڑے ہو کر جس وفاداری کے ساتھ اپنی پارٹی کو defend کیا یہ میرے لئے لائق تحسین ہیں۔ ہمارے لئے ہمارے seniors ہی مشعلِ راہ ہوتے ہیں اور یہ انہی بنچوں پر کھڑے ہو کر انہی لوٹوں کو criticize کرتے رہے ہیں جنہیں یہ آج justify کر رہے ہیں۔ پچھلا دور اگر غلط تھا جسے یہ خود کہتے ہیں تو کیا یہ پچھلے دَور کی غلط باتوں کو follow کرتے رہیں گے؟ چارٹرڈ آف ڈیموکریسی کے signatory ہی ایسی باتیں کریں تو عجیب بات ہے۔(قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار نے کھڑے ہو کر بولنا شروع کر دیا)

جناب سپیکر! پلیز مجھے میری بات مکمل کر لینے دیں۔ اخلاقیات کیا ہوتی ہیں، میں بتاتی ہوں؟ قائد ایوان اس House میں موجود ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ان کی بات سن لیں۔ کوئی بات نہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! قائد ایوان اس House میں موجود ہیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! براہ مہربانی! آپ ایجنڈے کو آگے بڑھائیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! قائد ایوان یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور وزیر قانون بھی بیٹھے ہیں، میں ان کو یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہ وہی لوگ ہیں جو انہی بنچوں پر کھڑے ہو کر (ق) لیگ کی شان میں اتنی تقریریں کرتے آئے ہیں، آج قائد ایوان کو یہ کیسے بھول گئے؟ یہی وہ لوگ جو لوٹے ہیں جو پریس کلب کے باہر کھوسہ صاحب کے پتلے جلاتے رہے، آج وہ انہیں کیسے بھول گئے ہیں، آج میرے بھائی لاء منسٹر صاحب ان کی وکالت کیسے کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! پلیز تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! پلیز ان کو بٹھائیں۔

جناب سپیکر: محترمہ سیمل کامران صاحبہ! پلیز آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں کہ (ق) لیگ عورتوں کی پارٹی ہے تو مجھے فخر ہے کہ میں ایک عورت ہوں، مجھے فخر ہے کہ میں راجپوت ہوں۔ مجھے فخر ہے اس بات پر کہ جس پارٹی نے مجھے عزت دی میں اس کے ساتھ کھڑی ہوں لیکن میں ان لوٹوں سے بہتر ہوں جو بِک گئے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! پلیز تشریف رکھیں۔ یہ House سب کے لئے ہے صرف آپ کے لئے نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ ایجنڈے کو آگے بڑھائیں۔ اگر انہوں نے voting میں حصہ نہیں لینا تو پھر اُن کی مرضی ہے۔

جناب سپیکر: تمام ممبران تشریف رکھیں۔ رانا صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! آپ کی موجودگی میں ہمارے ساتھ ہمیشہ انصاف ہوا ہے۔ اگر پچھلے دور کے سپیکر منصف نہیں تھے اور انہوں نے انصاف نہیں کیا لیکن آپ تو ہمیں انصاف دے سکتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ غلطی آپ کی ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

Now Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR. SPEAKER: Now, the preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: دیکھیں، ایک بات کو یاد رکھیں کہ جب قانون سازی ہو رہی ہو تو اُس دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں نے بڑی relevant بات کرنی ہے اور اپنا حق ادا کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کریں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ایک تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے اپوزیشن کے معزز ساتھی باہر گئے ہیں اور ہمیشہ یہ روایت رہی ہے کہ جب بھی اپوزیشن بائیکاٹ کرتی ہے تو سپیکر کا یہ فرض ہوتا ہے کہ انہیں بلایا جائے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے نشاندہی کر دی ہے۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میری عرض سن لیں کہ سپیکر صاحب کمیٹی تشکیل دیں جو ان کو منانے کے لئے جائے۔ دوسرا میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج اس ایوان میں اس اجلاس میں دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ قائد ایوان بڑی حاضری کے ساتھ مسلسل تشریف لا رہے ہیں اس پر میں انہیں خوش آمدید بھی کہتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: لیکن ان دنوں میں آپ کافی غیر حاضر ہی رہے ہیں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میری عرض تو سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، بولیں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ایک اچھی چیز ہو رہی ہے تو اسے appreciate کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل appreciate سب کرتے ہیں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): انہوں نے یہ جو کوشش شروع کی ہے پورا House ان کو welcome کرتا ہے اور ہماری یہ گزارش ہے کہ جب بھی اجلاس ہو تو اسی طرح یہ یہاں پر تشریف لائیں کیونکہ اس سے بہت سے لوگوں کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع بھی ملے گا اور اس House کا حُسن مزید نکھر کر سامنے آئے گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ میرے خیال میں اپوزیشن والوں کو بلانے کے لئے ہم ایک کمیٹی بھیجتے ہیں۔ راجہ ریاض صاحب! آپ کو ہی بھیج دیا جائے تو بہتر نہیں ہے۔ میرے خیال میں سوہنا صاحب یا راجہ ریاض صاحب میں سے ایک صاحب باہر چلے جائیں اور ادھر سے حاجی اللہ رکھا صاحب اور نور حیدر نیازی صاحب بھی ساتھ جائیں۔

PREAMBLE

MR. SPEAKER: Now the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill.''

(The motion was carried)

LONG TITLE

MR. SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill.''

(The motion was carried)

MR. SPEAKER: Third reading starts. Minister for Finance may move it.

MINISTER FOR FINANCE:(Mr. Tanvir Ashraf Kaira): Sir, I move:

"That the Punjab Finance Bill, 2010, as amended, be passed.''

MR. SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Finance Bill, 2010, as amended, be passed.''

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Finance Bill, 2010, as amended, be passed.''

(The Motion was carried)

(The Bill as amended is passed.)

MR. SPEAKER: Laying of the Schedule of Authorized Expenditure for the year 2010-2011. Minister for Finance may lay the Schedule of Authorized Expenditure for the year 2010-11.

منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ برائے سال2010-11

کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR FINANCE :(Mr. Tanvir Ashraf Kaira): Sir, I lay the Schedule of Authorized Expenditure for the year 2010-11.

MR. SPEAKER: The Schedule of Authorized Expenditure for the year 2010-2011 has been laid.

Ordinance No. II of 2010, Minister for Law may lay the Punjab Industrial Relations Ordinance, 2010.

ہنگامی قانون

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

ہنگامی قانون انڈسٹریل ریلیشنز پنجاب مجریہ 2010

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I lay the Punjab Industrial Relations Ordinance, 2010.

MR. SPEAKER: The Punjab Industrial Relations Ordinance, 2010.has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91 (6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and it is referred to the Standing Committee on Labour and Human Resources with the direction to submit its report up to 31st July 2010.

The Institute of Southern Punjab, Multan Bill, 2010 (Bill No. 16 of 2010), Minister for Law may introduce The Institute of Southern Punjab, Multan Bill, 2010.

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

مسودہ قانون انسٹیٹیوٹ آف سدرن پنجاب ملتان مصدرہ 2010

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move to introduce the Institute of Southern Punjab, Multan Bill, 2010.

MR. SPEAKER: The Institute of Southern Punjab, Multan Bill, 2010 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and it is referred to the Standing Committee on Education for report up to 31st July 2010.

Now, the Lahore Leads University Bill, 2010 (Bill No. 17 of 2010), Minister for Law may introduce the Lahore Leads University Bill, 2010.

(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف اور ان کے ساتھی واپس ایوان میں تشریف لے آئے)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شکریہ، جناب!Welcome

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس ایوان سے ہمارے معزز ساتھی ہمیں منانے کے لئے گئے تھے تو یہ منانے والی بات نہیں تھی کیونکہ ہم ناراض ہو کر گئے اور نہ ہی ہم نے walkout کیا ہے۔ یہ ہماری ایک party policy ہے جس کے تحت ہم نے abstain کیا ہے۔ ہم نے walkout کیا اور نہ ہی ہماری کوئی ناراضگی ہے۔ ہم نے abstain کیا ہے۔ یہ بات کرنے کے لئے میں جناب کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اور اتنی ہی میں نے گزارش کرنی تھی۔ کوئی ناراضگی ہے اور نہ ہی ہم نے walkout کیا ہے۔ شکریہ

(اس مرحلہ پر پھر قائد حزب اختلاف اور ان کے ساتھی ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: چودھری صاحب! ایوان میں بیٹھ جائیں تو بہتر ہے۔ ہم تو یہ کہیں گے کہ آپ یہیں بیٹھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں قائد حزب اختلاف کی اس بات پر ان کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کیونکہ ہمیشہ by no means مخالفت ہوتی ہے اور abstain سے مراد یہ ہوتا ہے کہ وہ حمایت میں ہیں اور نہ ہی مخالفت میں ہیں یعنی وہ نیم رضامندی ہوتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: رانا صاحب! مہربانی کر کے آپ وہ پنجابی والی بات نہ کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): اس مرتبہ اپوزیشن نے ہمارے Finance Bill اور بجٹ کو نیم رضامندی سے نوازا ہے جس پر میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

مسودہ قانون لاہور لیڈز یونیورسٹی مصدرہ 2010

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Sir, I move to introduce the Lahore Leads University Bill, 2010.

MR. SPEAKER: The Lahore Leads University Bill, 2010 has been introduced in the House under rule 91 (5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and it is referred to the Standing Committee on Education for report up to 31st July 2010.

The Global Institute Lahore Bill, 2010 (Bill No. 18 of 2010), Minister for Law may introduce the Global Institute Lahore Bill, 2010

مسودہ قانون گلوبل انسٹیٹیوٹ لاہور مصدرہ 2010

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Sir, I move to introduce the Global Institute Lahore Bill, 2010.

MR. SPEAKER: The Global Institute Lahore Bill, 2010 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and it is referred to the Standing Committee on Education for report up to 31st July 2010.

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف): شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ نے مجھے وقت عنایت فرمایا۔ میں آپ کے توسط سے سینئر وزیر اپنے بھائی راجہ ریاض صاحب کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ

انہوں نے مجھے اور میرے بڑے بھائی صاحب کو مبارکباد پیش کی کہ عدالت عالیہ نے اس case کو ختم کر دیا لیکن میں صرف اس بات کا اضافہ کر دوں کہ وہ ایسا شخص ہے جسے بہت خوشی محسوس ہوتی ہے اور وہ دن رات cases دائر کرتا رہتا ہے تو اس شخص نے اس case کی از خود پیروی نہیں کی لہذا وہ case automatically دم توڑ گیا۔ میں چاہتا تھا کہ یہ آپ کی خدمت میں عرض کر دوں اور راجہ صاحب کا۔۔۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جنہوں نے file کیا تھا وہ دم توڑ گیا۔ (قہقہے)

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف): نہیں، نہیں۔ وہ case دم توڑ گیا کیونکہ انہوں نے پیروی نہیں کی اور عدالت عالیہ نے قانون کے مطابق یہی کارروائی کرنی تھی چونکہ اس شخص نے اس کی پیروی نہیں کی تو وہ case از خود خارج ہو گیا لیکن اس کے باوجود بھی میں راجہ صاحب کا بے حد احترام کرتا ہوں اور ان کی جانب سے پیش کی جانے والی ستائش کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے راجہ صاحب کو از راہ تفنن یعنی ایک بہت اچھے ماحول میں عرض کروں گا کہ جب "ڈوگر کورٹ" نے ہمیں خارج کیا تھا تو اس وقت راجہ صاحب نے اظہار ہمدردی نہیں کیا تھا۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈہ ماشاء اللہ مکمل ہوا لہذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 23-جون 2010 صبح 10 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ کل ضمنی بجٹ پر بحث ہونی ہے اور جو معزز اراکین اس میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام بھجوا دیں۔ شکریہ